REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ
۲۸ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ
فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۱ نبوت ۱۳۳۷ ہش | ۱۱ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۶۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ نومبر۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ پچھلے دنوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گزشتہ سال کی نسبت عام کمزوری زیادہ محسوس فرماتے رہے ہیں۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؁

امریکہ وقت آنے پر کومنتانگ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا

کومنتانگ لیڈروں کو صدر آئزن ہاور کی یقین دہانی

تائپے ۱۰ نومبر۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے فارموسا کی حکومت کو یقین دلایا ہے۔ کہ اگر چین نے فارموسا پر حملہ کیا تو امریکہ کومنتانگ سے پیٹھ نہیں موڑے گا۔ بلکہ اس کا پورا پورا ساتھ دے گا۔ یہ یقین دہانی صدر آئزن ہاور نے کومنتانگ لیڈروں کی ایک اپیل کا تحریری جواب دیتے ہوئے کی ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے۔ امریکہ کمیونسٹ طاقت کے آگے اصول کو کبھی قربان نہیں کرے گا۔ خط میں مزید لکھا ہے ہم دونوں ملکوں کی حکومتوں اور عوام کو یہ بات کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ کمیونسٹ چین ہم دونوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا چاہتا ہے۔ اور ہماری دوستی کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ ہمیں اس کی ان کوششوں کو ناکام بنانا ہے۔ خط میں فارموسا کے لوگوں کی بہادری اور شجاعت کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ وہ کمیونسٹوں کا بے جگری سے مقابلہ کر کے پوری آزاد دنیا کے مفاد کی خدمت بجا لا رہے ہیں ؁

کراچی کے قریب سمندر سے مزید

گیارہ من سونا پکڑا گیا

کراچی ۱۰ نومبر۔ مارشل لاء حکام نے کل یہاں موضع ہلیجی کے قریب سمندر میں سے گیارہ من مزید غیر ملکی سونا برآمد کر لیا۔ ۵۰ لاکھ روپے کی مالیت کا یہ سونا سترہ تھیلیوں میں بند کر کے پانی کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ ناجائز طور پر درآمد کردہ اس سونے پر بین الاقوامی ذریعہ چارٹرڈ اینڈ سنسر بینک کی مہریں لگی ہوئی تھیں۔ فوجی حکام نے دو روز کی زیر آب تلاش کے بعد کل اسے برآمد کر لیا۔ یہ سونا سطح آب سے ۱۲ فٹ نیچے چٹانوں میں چھپایا گیا ؁

نہری تنازعہ کے متعلق بات چیت

کراچی ۱۰ نومبر۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ واشنگٹن میں عالمی بنک کے زیر اہتمام بھارت اور پاکستان کی ابتدائی بات چیت دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ہوگی۔ پاکستانی وفد اس بات چیت میں حصہ لینے کے لئے نومبر کے آخر تک واشنگٹن روانہ ہوگا۔ مسٹر جی معین الدین پاکستانی وفد کے لیڈر ہوں گے۔

ضلع ملتان میں گندم کے ذخائر کا اعلان

ملتان ۱۰ نومبر۔ مارشل لا کے نفاذ کے بعد صرف ضلع ملتان میں ۴۰ لاکھ روپے کی مالیت کے اناج کے ناجائز ذخیروں کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان میں گندم، چاول، دھان اور چنا شامل ہیں۔

صدر آج لاہور آئیں گے

کراچی ۱۰ نومبر۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچ رہے ہیں۔ ہوائی دارالحکومت میں چند گھنٹے قیام کے بعد صدر سہ پہر راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے۔ لاہور میں قیام کے دوران آپ اعلیٰ سول و فوجی حکام سے بات چیت کریں گے ؁

اردو دان اطالوی پروفیسر بارطولینی کی ربوہ میں آمد

مجلس اردو کے زیر اہتمام پروفیسر موصوف کا اردو میں لیکچر

ربوہ ۱۰ نومبر۔ اردو دان اطالوی پروفیسر آلیساندرو بارطولینی جو آجکل پاکستان آئے ہوئے ہیں کل مجلس اردو تعلیم الاسلام کالج کی دعوت پر لاہور سے ربوہ آئے۔ آپ میلان یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر ہیں۔ اور اطالوی ہونے کے باوجود اردو کافی روانی اور درست لہجے کے ساتھ بول سکتے ہیں۔ آپ نے یہ زبان محض ذاتی کوشش اور ذاتی شوق و شغف کی بناء پر سیکھی ہے۔ اور کسی ماہر استاد اور کتابوں وغیرہ کی سہولت میسر نہ آنے کی وجہ سے اردو سیکھنے میں آپ کو کافی مشقت اٹھانی پڑی ہے۔

ربوہ پہنچنے کے بعد کل بارہ بجے دوپہر کے قریب کالج کے کیمسٹری تھیٹر میں آپ نے مجلس اردو کے زیر اہتمام "اردو زبان سے مجھے کیسے دلچسپی پیدا ہوئی" کے موضوع پر طلبہ کالج سے اردو میں ہی خطاب کیا۔ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض جناب پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد نے ادا فرمائے۔ پروفیسر آلیساندرو بارطولینی نے اپنی تقریر کے دوران میں بتایا کہ گزشتہ جنگ عظیم میں مجھے ایک جنگی قیدی کی حیثیت سے پہلی بار ہندوستان میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ مجھ سے تمام ہتھیار لے لئے گئے تھے۔ اور میں اس وقت بالکل نہتہ تھا۔ مجھے خیال آیا کہ میں ایک اور ہتھیار سے اپنے آپ کو مسلح کر کے اس نئے ماحول میں اپنے وطن کی کچھ نہ کچھ خدمت کر سکتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں یہاں کی زبان سیکھ لوں۔ اور یہاں کے لوگوں میں گھل مل کر ان کی ہمدردیاں حاصل کر لوں۔ میں ابھی مصر سے ہندوستان کی طرف جا ہی رہا تھا کہ میں نے راستہ میں ہندوستانی سپاہیوں سے جو مجھ پر بہت مہربان تھے اردو کے الفاظ سیکھنے شروع کر دیئے ہندوستان پہنچتے پہنچتے میں ڈیڑھ دو سو الفاظ سیکھ چکا تھا۔ ہندوستان پہنچنے کے بعد بھی میں نے الفاظ یاد کرتے اور وہاں کے باشندوں سے انہی کی زبان میں باتیں کرنے کی مشق جاری رکھی۔ مجھے زبان سیکھنے میں زیادہ تر اشاروں سے ہی کام لینا پڑتا تھا۔ اور بعض اوقات بہت دقت پیش آتی تھی۔ قید میں کتابوں یا کسی ماہر استاد کا میسر آنا محال ہی نہیں ناممکن تھا۔ استعمال کے لئے جو صابن مجھے ملا کرتا تھا۔ میں اس پر لپٹے ہوئے کاغذ کو اتار کر محفوظ کر لیتا اور اس پر لکھے ہوئے الفاظ کو پڑھنے کی کوشش کرتا۔ اس طرح پہلے

(باقی صفحہ ۵ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مدیر
روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ر نومبر ۱۹۵۸ء

ظهر الفساد في البرّ والبحر

قسط دوم

اس ضمن میں قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی سیر کا مطالعہ اور آپ کی بعثت سے پہلے عرب بلکہ ساری دنیا کی جو ابتر حالت تھی اس کا مطالعہ ہماری خاص طور پر راہ نمائی کرتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جو عرب اور دیگر ممالک کی حالت تھی. تاریخ سے اس کا حال معلوم ہوتا ہے. اللہ تعالے کا خیال اقوام کے دل سے بالکل نکل چکا تھا. کہیں اگر زبانوں پر اس کا نام تھا تو وہ بالکل کمزور تھا. اس کا زندگیوں میں کوئی اثر نہیں تھا. لوگ ہر قسم کی برائیوں میں گرفتار ہو چکے تھے کونسا جرم تھا جو پھل پھول نہیں رہا تھا. کونسا گناہ تھا جس کے انسان مرتکب نہیں ہو رہے تھے. عورتوں کی نسوانیت اور مردوں کی شجاعت فسق کے فروغ میں خرچ ہو رہی تھی. ہر طرف لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم تھا. نیک لوگوں کے لئے سانس لینا بھی دشوار ہو چکا تھا. کہ اس اثنا میں ایک آواز کانوں میں آئی

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اس صدا کو بلند کرنے والا ایک یتیم تھا. جس کی ماں زندہ تھی نہ باپ. صرف پہلے ایک دادا تھا. اور اس کے بعد ایک چچا تھا. اور آخر میں صرف ایک خاتون تھی. اور ایک چچیرا بھائی تھا. جو ایسے اس کے ہمزبان تھے. اور وہاں ایک دوست بھی. یہ چند لوگ تھے. جنہوں نے شروع شروع میں اس کی آواز پر لبیک کہا. قوم کے بڑے بڑے فرعون مزاج اور نمرود صفت سردار سب کے سب برہم ہو گئے. آہستہ آہستہ چند غلام اس کے حلقہ بگوش ہوئے اور

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

کی آواز فضا میں گونجتی رہی. مٹانے والوں نے اس آواز کو مٹانے کے لئے اپنا پورا زور لگا دیا. مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے تمام مادی قوتیں اس کے خلاف نبرد آزما ہوئیں. مگر سب کو شکست ہوئی. اور

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

کی آواز تمام فضا میں پھیلتی چلی گئی. فرش اسی ایک آواز سے تمام زمین اور آسمان بدل گئے. تمام دلوں میں یہی ایک صدا ابھر گئی. لوگوں میں سرایت کر گئی. ہر طرف امن و امان ہو گیا. گناہ جرم اور ظلم و ستم مفقود ہو گئے. اور آج تک یہ صدا جہاں پہونچتی ہے. اور لوگ اس کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہیں. تو وہی عالم ہو جاتا ہے. لیکن آج یہ صدا پھر مادہ پرستی کے غبار میں دب گئی ہے. اللہ تعالے کو دنیا نے فراموش کر دیا ہے. سائنس اور فلسفہ سے پھر وہی گناہوں اور جرائم کی گھٹائیں چھلنے لگی ہیں. روس اور امریکہ برطانیہ اور فرانس ہی نہیں. بلکہ تمام دنیا کی اقوام صرف مادہ کی پرستش کرنے لگی ہیں.

اللہ تعالے کا خوف دلوں سے نکل گیا ہے. ہر طرف لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہو رہا ہے. ہمارے تمام کاموں کے اندر بدیاں سرایت کر چکی ہیں. نئے نئے ظلم و ستم ایجاد ہو رہے ہیں. عیاشیوں اور بدمعاشیوں کے بدترین وسائل اور سامان وجود میں آ رہے ہیں. ہر طرف بے اطمینانی پھیلی ہوئی ہے. سائنس اور فلسفہ کی ترقیات جن پر انسانوں کو بڑا فخر ہے. بذات خود انسان کی تباہی کا سامان مہیا کر رہی ہیں. ایٹم بم اور طرح طرح کے عالمگیر ہلاکت کے ساز و سامان شوق و ذوق سے اقوام ایجاد کرنے میں منہمک ہیں. لیکن خواہ دنیا چاہے یا نہ چاہے ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

کی آواز پھر فضا میں گونج اٹھی ہے الحاد اور زندقہ کے گڑھوں میں مساجد بن رہی ہیں. جن کے مناروں سے پھر یہ صدا بلند ہو رہی ہے. قرآن پاک کے تراجم ہر زبان میں ہو رہے ہیں. اس سے ثابت ہوتا ہے کہ

زمین و آسمان پھر بدلنے والے ہیں

خواہ دنیا دیکھے یا نہ دیکھے مانے یا نہ مانے. یہ دور بڑھتا آ رہا ہے. اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے. کہ یہ سیل نور کسی ظلمت کے روکنے سے نہیں روکا جا سکتا. یہ بڑھے گا اور پھیلے گا. اور دنیا کی فضا منور ہو کر رہے گی. جس طرح لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کی آواز نے پہلے دنیا کو ہر بار بدلا ہے. اب بھی بدلے گی. اور اب جو تبدیلی ہوگی. وہ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے ہوگی. کیونکہ نیکی اور بدی کی یہ آخری جنگ ہے. مادی قوتوں اور روحانی قوتوں کی آخری زور آزمائی ہے. وہ بازو وہ مادی قوتیں جو آج بدی کی طرف سے لڑ رہی ہیں. کل وہ نیکی کی طرف سے کامیابی کا پھریرا اڑائیں گی انشاء اللّٰہ العزیز

وھو العزیز الحکیم

جہاں ایک وقت بھی اذان بند نہیں ہوئی

ایک معاصر نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں مولانا لقاء اللہ صاحب پانی پتی کی جدوجہد کا مختصر حال لکھا ہے. جنہوں نے آزادی کے وقت مشرقی پنجاب میں رہ کر نہایت ناموافق حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے پانی پت کی مسجد کو واگزار کرایا اور مدرسہ قائم کیا. اور سیرت النبی کا جلسہ منعقد کیا. چنانچہ معاصر لکھتا ہے.

"تقسیم کے وقت مشرقی پنجاب میں جو قیامت ملک نے بپا ہوئی اس کی ہولناکیاں کس سے پوشیدہ ہیں ہزاروں مسلمان تہ تیغ کر دیئے گئے. اور اس میں بچے بوڑھے. جوان اور مرد عورت کی کوئی تمیز روا نہ رکھی گئی. جو باقی بچے انہوں نے انتہائی پریشانی اور خستہ حالی میں پاکستان کا رخ کیا. لیکن آگ اور خون کے اس طوفان میں ایک مرد درویش ایسا بھی تھا جس کے پائے ثبات میں ذرہ برابر لغزش نہ ہوئی. اور آلام و مصائب کی ان آندھیوں میں بھی وہ اپنی جگہ پر مضبوطی سے قائم رہا. اسلامی تعلیمات نے اس کے حوصلے اتنے بلند کر دیئے تھے. کہ وہ مشرقی پنجاب میں مقیم رہ کر تمام صبر آزما حالات کا پامردی مقابلہ کرتا رہا. اور آج یہ اسی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ گیارہ سال کے بعد پہلی مرتبہ پٹیالہ میں یوم میلاد النبی منایا گیا اور ممتاز مسلم اور غیر مسلم فضلا نے عظیم الشان اجتماعات میں خاتم الانبیاء کی ذات بابرکات کو خراج تحسین ادا کی."

(تسنیم لاہور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۵۸ء)

یہ واقعی ایک عظیم کارنامہ ہے جو مولانا لقاء اللہ صاحب نے سرانجام دیا ہے. اور اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے تھوڑی ہے.

اس کے باوجود ایک خطہ مشرقی پنجاب میں ایسا بھی ہے جہاں اللہ تعالے کے فضل و کرم سے نماز کا ایک وقت بھی ایسا نہیں آیا. جب فضا میں اذان نہ گونجی ہو. جہاں ایک صبح بھی ایسی نہیں آئی. کہ جس میں قرآن مجید کا درس نہ دیا گیا ہو. اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہ بیان کی گئی ہوں. جہاں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آیا. کہ باری تعالے کی حمد و ثنا میں گیت نہ گائے گئے ہوں اور ذکر الٰہی نہ ہوا ہو. اور پرسوز دعائیں ہوا کے سینہ میں نہ تڑپی ہوں. جہاں ایک ماہ رمضان بھی ایسا نہیں آیا. کہ راتوں کو تراویح نہ پڑھی گئی ہوں. اور دن کو روزے نہ رکھے گئے ہوں. جہاں گیارہ سالوں میں سے ایک سال بھی ایسا نہیں گزرا جس میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد نہ ہوا ہو. سالانہ اجتماع نہ ہوا ہو. جہاں کے رہنے والے درویش کہلاتے ہیں. اور جہاں ایک دن ایسا نہیں چڑھا جس دن تبلیغ و اشاعت دین کے لئے جدوجہد نہ کی گئی ہو.

وہ مقام وہ خوش قسمت سرزمین مشرقی پنجاب کی وہ مقدس بستی ہے جس کا نام

قادیان دارالامان ہے

جماعت احمدیہ امریکہ کی گیارھویں (۱۱) کامیاب سالانہ کنونشن

امریکہ کے اطراف و جوانب سے دو سو پچاس ۲۵۰ احباب کی شرکت

اسلام کی صداقت پر نومسلم احباب کی تقاریر

(از مکرم سید جواد علی صاحب بی۔ اے سیکرٹری امریکہ مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ امسال جماعت احمدیہ امریکہ کی سالانہ کنونشن پٹس برگ (پنسلوینیا) میں بتاریخ ۲۹-۳۰-۳۱ اگست ۱۹۵۸ء منعقد ہوئی۔ اس سے پیشتر ہمارا یہ اجتماع صرف دو دن کے لئے ہوا کرتا تھا۔ مگر احباب کو وقت کم ہونے کی شکایت رہتی تھی۔ چنانچہ اس دفعہ یہ کنونشن تین روز منعقد کی گئی۔ تاکہ جماعتی ترقی کے لئے مختلف تجاویز پر احسن طور پر غور کر کے مناسب فیصلوں پر پہنچا جا سکے۔

ہمارا یہ اجتماع ۲۹ اگست بعد نماز جمعہ شروع ہوا۔ اس اجلاس کی حاضری صرف ان احباب تک محدود تھی جو اپنے اپنے مشن کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے تشریف لائے تھے۔ عام پبلک کے لئے دوسرے دن کا اجلاس رکھا گیا تھا۔ ان نمائندوں کی موجودگی میں جلسے کی کارروائی قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ اور تبلیغی، تعلیمی، مالی اور اقتصادی معاملات پر باری باری غور کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر انچارج امریکہ مشن نے فرمائی۔ یہ اجلاس ۵ گھنٹے تک جاری رہا۔ بعد ازاں اس اجلاس کو مختلف سب کمیٹیوں میں تقسیم کر دیا گیا جو مندرجہ ذیل تھیں۔

(۱) تبلیغی کمیٹی۔ (۲) مالی کمیٹی۔ (۳) تعلیمی کمیٹی۔ (۴) اقتصادی کمیٹی۔

مندرجہ بالا چاروں کمیٹیوں کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ زیر بحث امور کو مدنظر رکھ کر اور حاصل شدہ معلومات سے نتائج اخذ کر کے ہر کمیٹی ایک معین سکیم بنائے۔ جس کو باقاعدہ طور پر کنونشن میں پیش کیا جا سکے۔ ہر کمیٹی چار ممبران پر مشتمل تھی جن کی صدارت ایک ایک مبلغ کر رہے تھے۔ ان کمیٹیوں کے انعقاد کے بعد امریکہ مشن کی بجٹ کمیٹی کی تشکیل ہوئی۔ اس کمیٹی نے دو مقامی ممبران یعنی (۱) برادر عبدالحفیظ صاحب آف پٹس برگ (۲) برادر ابو الفضل صاحب آف کلیولینڈ کا انتخاب ہوا۔ یہ دونوں ممبران مرکز کی طرف سے مقرر کردہ تین ممبران کے ساتھ مل کر مالی معاملات کی نگرانی کریں گے۔

کنونشن کے پہلے دن کا اجلاس شام کے چھ بجے ختم ہو گیا۔ نماز اور کھانے کے بعد تجویز شدہ کمیٹیوں کے اجلاس شروع ہوئے۔ جو رات کے گیارہ بجے تک جاری رہے۔

۲۹ اگست کا دن مہمانوں کی آمد کی وجہ سے خوب پُررونق تھا۔ احباب گاڑیوں، بسوں اور کاروں پر تشریف لا رہے تھے۔ رات کے تین بجے تک مندرجہ ذیل مشنوں سے بیشتر افراد آ چکے تھے۔ واشنگٹن، بالٹی مور، نیویارک، فلاڈلفیا، باسٹن، ٹرینٹن، ینکس ٹاؤن، کلیولینڈ، ڈیٹرائٹ، ڈیٹن، سنسناٹی، شکاگو، ملواکی، انڈیاناپولس، سینٹ لوئس۔ جوں جوں مہمان آتے گئے۔ ان کو رہائش گاہوں پر پہنچایا جاتا رہا۔ جن کا انتظام پٹس برگ کے مقامی ممبران نے اپنے اپنے گھروں میں کیا تھا۔

۳۰ اگست کو کنونشن کے پبلک اجلاس شروع ہوئے۔ ناشتے کا انتظام مقامی مشن ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ اور مہمان اپنی اپنی رہائش گاہوں سے آ کر ناشتہ کر کے کنونشن ہال میں تشریف لے جاتے رہے۔ اس اجلاس کا انعقاد Y.M.C.A کے ایک ہال میں ہوا۔ جو کنونشن کے ایام کے لئے کرایہ پر لیا گیا تھا۔ کنونشن کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس صبح ۱۱ بجے پٹس برگ جماعت کے پریذیڈنٹ برادر احمد شہید صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت برادر نائب حنیف آف نیویارک نے کی۔ اس کے بعد برادر احمد شہید صاحب نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے ان کو پٹس برگ کی جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور پھر کنونشن کے انعقاد کے مقاصد اور اسلام کی ترقی کے لئے جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں اور کوششوں کا مختصر ذکر کیا اور مؤثر طور پر تحریک کی کہ نمائندگان کنونشن کو اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور ایک ایسی روح ان میں پیدا ہونی چاہیئے جو اسلام کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے غیر مسلموں کے لئے ہدایت کا موجب بن سکے۔ تا امریکہ میں جلد از جلد اسلام کا بول بالا ہو۔

استقبالیہ خطبے کے بعد پہلی تقریر برادر ابو الکلام صاحب آف پٹس برگ نے "اسلام کس طرح پھیلا" کے عنوان پر شروع کی۔ آپ نے اسلام کی ابتداء میں غیر معمولی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے اور رسول کریمؐ کی انتھک کوششوں اور حضورؐ کے دشمنوں کی ریشہ دوانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس غیر معمولی مدد کا ذکر کیا جس کا وعدہ خدا تعالیٰ نے رسول کریمؐ سے کیا تھا۔ دشمن کے مقابلے پر مدافعت کے پہلو کو اجاگر کرتے ہوئے اسلام کی فتح پر منتج حالات کو بیان کر کے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت، اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور امریکہ میں اسلام کی ابتداء اور مستقبل کی خوش آئند توقعات کے اظہار کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

دوسری تقریر برادر عبدالباری صاحب آف لوئی ول (کینٹکی) نے "امریکہ کیوں اسلام قبول کرے گا" کے موضوع پر کی۔ برادر عبدالباری ۱۷ سال کے ایک مخلص نوجوان ہیں۔ جو دو سال قبل احمدیت کو قبول کر کے اسلام میں شامل ہوئے۔

آپ نے اپنی تقریر میں امریکہ کی موجودہ اخلاقی، معاشرتی، مادہ پرستی اور روحانیت سے عاری عوام کی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے حاضرین پر واضح کیا کہ جو قوم دنیاداری میں کھو کر خدا کو بھول جائے اور شرک پر اس کا دارومدار ہو تو اس قوم کا مستقبل کبھی بھی خوش آئند نہیں ہوتا آپ نے کہا کہ گو اس وقت امریکہ دنیا کا امیر ترین اور ترقی یافتہ ملک ہے مگر اس ترقی کے ساتھ ساتھ عوام نے اعلیٰ اقدار کھو دی ہیں اور انفرادی اخلاق کا اس قدر انحطاط ہے کہ امریکہ سرعت کے ساتھ تباہی کی طرف جا رہا ہے۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو بگڑی ہوئی قوم کو باعزت مقام پر کھڑا کر سکتا ہے۔ عیسائیت عوام کی رہنمائی میں ناکام ہو چکی ہے جب اسلام کی خوبصورت تعلیم عوام کے سامنے پیش ہو گی تو ان کو اسے قبول کرنا پڑے گا۔ (انشاء اللہ) آخر پر آپ نے فرمایا کہ جلد یا بدیر امریکہ کا آئندہ مذہب اسلام ہی ہو گا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرمی سید عبدالرحمن شاہ صاحب آف کلیولینڈ نے "سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زندگی کی ایک جھلک" کے موضوع پر کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بچپن سے لیکر خلافت کے قیام تک کا مختصر حال بیان کرنے کے بعد خلافت کے ابتدائی حالات۔ حضور اقدس کی اولوالعزمی۔ روحانی مقناطیسی قوت اور انتظامی امور میں بہترین صلاحیت پر روشنی ڈالی۔ آپ کے عہد میں جماعت کی ترقی اور تبلیغ کی وسعت کا ذکر کیا۔

آخر پر آپ نے حاضرین کو حضور کے ہر حکم پر عمل کرنے، تبلیغ میں لگے رہنے اور حضور کے لئے دعائیں کرتے رہنے کی تلقین کی۔ شاہ صاحب کی تقریر کے بعد پہلا اجلاس ختم ہو گیا۔

دوپہر کے کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیموں کے علیحدہ علیحدہ اجلاس ہوئے۔

خدام الاحمدیہ کا اجلاس زیر صدارت برادر خلیل محمود صاحب ایم۔ اے۔ قائد خدام الاحمدیہ امریکہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اس کے بعد اس اجلاس میں۔ مالی، تعلیمی، تبلیغی اور تنظیمی امور پر بحث ہوئی۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ چونکہ پچھلے سال پیش کی گئی سکیموں پر پوری طرح عمل نہیں ہو سکا۔ اس لئے آئندہ سال کے لئے اس لائحہ عمل پر زیادہ سختی اور باقاعدگی سے عمل کرانے کی کوشش کی جائے۔ حاضرین کو چندہ جات میں باقاعدہ حصہ لینے کی ترغیب دلائی گئی۔ اور مقامی تنظیموں کو اپنے اپنے حلقوں میں اپنے ممبران کی اخلاقی۔ تربیتی اور معاشرتی نگرانی کرنے پر زور دیا گیا تاکہ نوجوان عوام کے سامنے اعلیٰ کردار پیش کر کے ہر میدان میں آگے

بڑھیں۔ اور ترقی کر کے دوسروں کے لئے نمونہ ثابت ہو سکیں۔ برادر احمد ریاض صاحب آف پٹسبرگ اور برادر منیر احمد صاحب آف سینٹ لوئیس نے تقاریر کیں۔ اور خدام الاحمدیہ کو نوجوانوں کے لئے ایک بابرکت تحریک قرار دیتے ہوئے امریکہ میں اسلام کی ترقی کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی تلقین کی۔ آخر میں اگلے سال کے لئے خدام الاحمدیہ کے نئے مرکزی عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ جو مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) قائد:۔ برادر خلیل محمود صاحب ایم اے آف باسٹن

(۲) معتمد:۔ برادر عابد حنیف صاحب آف نیویارک۔

لجنہ اماء اللہ نے اپنے اجلاس میں عورتوں کے فرائض۔ بچوں کی تربیت عورتوں میں تبلیغ پر زور۔ مالی اور تربیتی امور پر مؤثر طریقے سے توجہ دلائی۔ اور دوسرے اہم امور پر روشنی ڈالی۔ لجنہ کی تنظیم کو باثر بنانے اور ہر مشن میں لجنہ قائم کرنے پر زور دیا گیا۔ لجنہ کے چندہ جات میں باقاعدگی اور مرکزی لجنہ کے ساتھ مضبوط رابطہ قائم کرنے کی تجاویز پاس کی گئیں مندرجہ ذیل ممبرات لجنہ نے تقاریر کیں

(۱) بہن امۃ اللطیف صاحبہ آف ڈیٹن

(۲) بہن نسیمہ آمین صاحبہ آف واشنگٹن

(۳) بہن جمیلہ افضل صاحبہ آف نیویارک

(۴) بہن امۃ الحفیظ ناصر صاحبہ آف واشنگٹن

آخر پر لجنہ اماء اللہ امریکہ کے آئندہ سال کے لئے مرکزی عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ جو حسب ذیل ہے:۔

(۱) صدر اور سیکرٹری تعلیم:۔
بہن ذکیہ اشرف صاحبہ آف باسٹن

(۲) سیکرٹری مال و تبلیغ:۔
بہن امۃ اللطیف صاحبہ آف ڈیٹن

دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا اور اس طرح کنونشن کا دوسرا دن بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ کھانے اور نمازوں کے بعد اپنی اپنی رہائش گاہوں کو تشریف لے گئے۔

کنونشن کے تیسرے اور آخری دن کا پہلا اجلاس ۱۳ر اگست کو صبح ۹ بجے Y.M.C.A ہال میں زیر صدارت برادر نور الاسلام صاحب پریذیڈنٹ شکاگو مشن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ایک فلسطینی عرب بھائی محمود صاحب نے کی۔ اس کے بعد تبلیغی سب کمیٹی کی رپورٹ حاضرین کے سامنے پڑھی گئی۔ یہ کمیٹی کنونشن کے پہلے دن کے اجلاس میں مقرر کی گئی تھی۔ کمیٹی نے مندرجہ ذیل سکیم پیش کی۔

(۱) مسلم سن رائز کی آمد کو بڑھایا جائے تاکہ یہ رسالہ اپنے اخراجات خود برداشت کر کے تبلیغ کے لئے ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو سکے۔ اس کے لئے ہر مشن کے ذمے ایک رقم ادا کرنے کی تجویز پاس ہوئی۔ تاکہ سن رائز کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے مزید آمد کا ذریعہ ثابت ہو۔

(۲) ہر ماہ یوم التبلیغ منایا جائے اور ایک خاص حلقہ مقرر کر کے ہر گھر پر جا کر اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔ اور لٹریچر دیا جائے۔

(۳) محکمہ ڈاک کی طرف سے کم خرچ پر لٹریچر بھجوانے کے بارے میں جو سہولت دی گئی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور ہر حلقہ کے مرکزی مقام سے خاص تعداد میں یہ لٹریچر مختلف اطراف میں ارسال کیا جائے ذاتی واقفیت اور ٹیلیفون ڈائرکٹری سے اسماء اور پتہ جات لیکر زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچایا جائے۔

(۴) مقامی مشنوں میں کم از کم ہر ماہ ایک تبلیغی جلسہ کیا جائے۔ جس میں غیر مسلموں کو شرکت پر آمادہ کر کے اسلام کی تعلیمات کو ان پر واضح کیا جائے۔

(۵) ہر ممبر کو ترغیب دلائی جائے کہ وہ اسلامی لٹریچر کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرے۔ تاکہ تبلیغ کے کام احسن طور پر سرانجام دے سکے۔

(۶) خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ تبلیغ کی کوششوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

دوسری رپورٹ تعلیمی کمیٹی کی طرف سے پیش ہوئی جس نے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں۔ اس تعلیمی پروگرام کو چار حصوں پر تقسیم کیا گیا۔

(۱) برائے بچگان (۲) ممبران۔ (ابتدائی)
(۳) ممبران (گروپ (ا) (۴) ممبران (گروپ (ب)

I بچے۔ ۵ سے ۱۰ سال تک
(i) تکمیل نماز۔ (ii) نصف یسرنا القرآن
(iii) نصف Muslim Catechism

بچے :۔ ۱۰ تا ۱۵ سال
(i) تکمیل نماز (ii) تکمیل یسرنا القرآن
(iii) تکمیل Muslim Catechism

II ممبران (ابتدائی)
(۱) تکمیل نماز (۲) تکمیل یسرنا القرآن (۳) تکمیل مسلم Catechism (۴) سوانحِ عمری رسول کریم

III ممبران۔ گروپ ا
(۱) قرآن کریم کے پہلے پانچ سیپاروں کی تکمیل (ناظرہ)

(۲) قرآن کریم کی کوئی پانچ سورتوں کا حفظ کرنا۔

(۳) کوئی پانچ احادیث کا یاد کرنا

(۴) سوانح عمری حضرت رسول کریم از تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح

IV ممبران گروپ (ب)
(۱) قرآن کریم کے پہلے دو سیپارے با ترجمہ

(۲) قرآن کریم کی دس سورتوں کا حفظ کرنا۔

(۳) دس احادیث کا یاد کرنا

(۴) کتب اسلام کا اقتصادی نظام اور احمدیت یا حقیقی اسلام کا مطالعہ

اس تعلیمی پروگرام کے علاوہ مندرجہ ذیل مزید تجاویز پیش کی گئیں۔

(۱) مندرجہ بالا تعلیمی پروگرام کا امتحان لیا جائے اور مرکزی سیکرٹری تعلیم کو اس کی اطلاع دی جائے۔

(۲) ہر حلقے کے مرکز میں جہاں پر مبلغ مقیم ہو ہر مشن دو ہفتے کے لئے ایک نمائندہ مزید تعلیم اور ٹریننگ کیلئے بھیجے۔ جس کے اخراجات مقامی مشن برداشت کرے۔

(۳) ایک تاریخ مقرر کی جائے جس میں مقابلے کا امتحان ہو اور انعامات تقسیم کئے جائیں۔

(۴) مقامی طور پر ہر مشن میں بچوں کا ایک ماہی تعلیمی مقابلہ ہو تاکہ ان کی دلچسپی کو بڑھایا جائے اور والدین کو بچوں کی طرف خاص توجہ رکھنے کی ترغیب ہو (باقی)

احمدی بچے اپنے رسالہ کی اشاعت کو وسیع کرنیکی کوشش کریں

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پیارے عزیزو! رسالہ تشحیذ الاذہان کا یہ شمارہ آپ کے لئے ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ آپ کے اپنے شعبہ یعنی شعبہ اطفال مجلس مرکزیہ کی زیرنگرانی شائع ہوا ہے۔ اس رسالہ کو کامیاب بنانا اور اس کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنا اطفال کا کام ہے۔ اگر آپ نے اس طرف علو ہمتی سے قدم بڑھایا۔ اور اپنے رسالہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کی تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں ضرور برکت ڈالے گا۔ اور آپ کی کوششیں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ وما توفیقنا الا باللہ العظیم۔

یہ ضروری تھا کہ اطفال کا اپنا ایک رسالہ ہو۔ جو ان کے ذہنوں کو بلند کرے اور ان کے اخلاق کو صحیح اسلامی اخلاق میں ڈھالے پس آپ اس مقصد کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے اس رسالہ کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش کریں۔ خود بھی اس کو پڑھیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس کے پڑھنے کی تلقین کریں نہ صرف یہ کہ اس کو پڑھیں بلکہ اس میں لکھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ آپ کی زندگیاں صحیح رنگ میں رنگین ہو کر اس مقصد کو پا لیں جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا۔ یعنی ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

(خاکسار:۔ مرزا منور احمد)

ششماہی کارگزاری

لازمی چندوں کے متعلق بڑی بڑی جماعتوں کی پہلی ششماہی کی کارگزاری کا نقشہ درج ذیل ہے۔ سال رواں کے تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں اصل آمد فی صدی کی شکل میں دکھائی گئی ہے مثلاً ایک جماعت جس کا چندہ عام وحصہ آمد کا سال رواں کا بجٹ مبلغ ۵۰۰۰ روپے ہو تو پہلے چھ مہینوں میں اس جماعت کی طرف سے کم از کم ۲۵۰۰ روپے وصول ہونے چاہئیں تھے۔ اگر اس جماعت کی طرف سے اس وقت تک ۲۰۰۰ روپے وصول ہوتے ہوں تو اس کی وصولی ۸۰ فیصدی دکھائی گئی۔ لہٰذا خیال رہے کہ جن جماعتوں کی وصولی سو فیصدی دکھائی گئی ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ انہوں نے سارے سال کا بجٹ پورا کر دیا۔ بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ ان کی طرف سے نصف بجٹ یا اس سے زائد وصولی ہو گئی ہے۔ البتہ بعض جماعتوں نے سال بھر کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ان کی وصولی پر یہ نشان (م) لگایا گیا ہے۔

بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک سال رواں کا بجٹ موصول نہیں ہوا ان کی وصولی کا اندازہ پچھلے سال کے بجٹ کے مطابق لگایا گیا ہے۔ ان جماعتوں کے ناموں پر یہ نشان (*) لگایا گیا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اب بجٹ بھجوانے میں مزید دیر نہ کریں۔ اس نقشہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت سی جماعتوں نے اپنے تدریجی بجٹ پورے کر دیئے ہیں یا ان کا ایک معتدبہ حصہ ادا کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء لیکن بعض جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی بہت کم ہے۔ ان جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ خصوصیت کے ساتھ چندوں کی وصولی کی طرف توجہ فرمائیں۔ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ تو لازمی طور پر دسمبر تک پورا ہو جانا چاہیے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ ناظر بیت المال

نمبر ترتیب، نام جماعت	فی صدی وصولی: چندہ عام وحصہ آمد	فی صدی وصولی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب، نام جماعت	فی صدی وصولی: چندہ عام وحصہ آمد	فی صدی وصولی: چندہ جلسہ سالانہ
ا۔ ایک لاکھ روپے سے زائد بجٹ والی جماعتیں					
۱ کراچی *	۱۰۰	۵۱	(۲) لاہور (تمام حلقہ جات)	۸۹	۴۴
ب۔ بیس ہزار سے ایک لاکھ روپیہ تک بجٹ والی جماعتیں					
(۱) ربوہ (تمام حلقہ جات)	۹۷	۷۴	(۲) پشاور *	۹۴	۲۶
(۳) کوئٹہ	۶۵	۱۳	(۴) راولپنڈی	۵۵	۸
(۵) ڈھاکہ	۳۳	۳	—		
ج۔ دس ہزار سے بیس ہزار روپیہ تک بجٹ والی جماعتیں					
(۱) سول لائن لاہور	۱۰۰	۶۱	(۲) سیالکوٹ شہر *	۱۰۰	۳۴
۳۔ اسلامیہ پارک لاہور	۸۰	۴۰	۴۔ سرگودھا شہر	۸۳	۳۵
۵۔ لائلپور شہر	۹۹	۱۸	۶۔ مزنگ لاہور	۹۳	۷
۷۔ لاہور چھاؤنی	۷۳	۱۳	—		
د۔ پانچ ہزار سے دس ہزار روپیہ بجٹ والی جماعتیں					
۱۔ دہلی دروازہ لاہور	۱۰۰	۱۰۰	۲ قصور	۱۰۰	۱۰۰
۳۔ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰	۷۵	۴۔ اوکاڑہ	۱۰۰	۶۶
۵۔ نوشہرہ چھاؤنی	۱۰۰	۹۰	۶۔ باندھی (سندھ)	۱۰۰	۱
۷ شیخوپورہ *	۱۰۰	۴۴	۸ بسنت نگر لاہور	۹۵	۵۳
۹۔ ننکھیانہ	۸۴	۴۲	۱۰۔ گوجرانوالہ	۱۰۰	۱۸
۱۱ گجرات	۱۰۰	۱۷	۱۲۔ ملتان شہر	۷۱	۷۴
۱۳۔ ملتان چھاؤنی	۸۶	۲۵	۱۴۔ منٹگمری	۷۳	۳۹
۱۵۔ حیدرآباد	۶۹	۱۴	۱۶۔ کنری	۵۹	۲۲
۱۷ جہلم	۵۸	۲۲	۱۸۔ محمد آباد اسٹیٹ	۵۲	۴۷
۱۹ مغلپورہ لاہور	۷۰	۸	۲۰ واہ کینٹ	۷۰	۹
۲۱ ترائن گنج	۵۱	۱۷	۲۲۔ چھانگا مانگا *	۲۶	۲۶
۲۳۔ اچھرہ	۴۳	۵	—		
ہ۔ دو ہزار سے پانچ ہزار روپیہ تک بجٹ والی جماعتیں					
۱۔ دارالنصر ربوہ	۱۰۰	۱۰۰	۲۔ دارالصدر شرقی ربوہ	۱۰۰	۴۳
۳۔ آنبہ کرم پور	۱۰۰	۹۴	۴۔ جڑانوالہ	۱۰۰	۱۰۰
۵۔ بشیر آباد اسٹیٹ	۹۴	۱۰۰	۶۔ ڈیرہ غازی خاں *	۱۰۰	۷۰
۷۔ روڈہ	۱۰۰	۸۹	۸۔ کنڈی	۳۷	۱۰۰
۹۔ منڈی بہاء الدین	۱۰۰	۷۱	۱۰ کوہاٹ	۱۰۰	۶۱
۱۱۔ نواب شاہ	۷۷	۱۰۰	۱۲۔ محمد نگر لاہور	۷۳	۱۰۰
۱۳۔ دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰۰	۴۱	۱۴۔ گڑھی شاہو لاہور	۱۰۰	۶۹
۱۵ مردان *	۱۰۰	۶۱	۱۶۔ میرپور خاص	۱۰۰	۴۰
۱۷۔ کیمبل پور	۸۸	۵۵	۱۸۔ چک ۱۱۷ چھور	۹۵	۴۰
۱۹۔ بھاٹی دروازہ لاہور	۱۰۰	۳۲	۲۰۔ سیالکوٹ چھاؤنی	۸۰	۴۹
۲۱۔ دارالصدر جنوبی ربوہ	۷۱	۵۸	۲۲۔ خانپور (رحیم یار خاں)	۹۱	۳۴
۲۳۔ سلطان پورہ لاہور	۹۲	۳۲	۲۴۔ چک ۶۹ R-B گھسیٹ پورہ	۶۶	۵۹
۲۵۔ چنیوٹ *	۹۱	۲۵	۲۶۔ دارالصدر غربی ب ربوہ	۴۹	۵۸
۲۷۔ کینال پارک لاہور	۱۰۰	۴	۲۸۔ وزیر آباد	۱۰۰	×
۲۹۔ ڈسکہ	۷۵	۲۸	۳۰۔ مصری شاہ لاہور	۷۷	۱۷
۳۱۔ بدوملہی *	۸۸	۴	۳۲۔ رحیم یار خاں *	۸۷	۳
۳۳۔ مظفر گڑھ	۸۶	۴	۳۴۔ دارالصدر غربی الف ربوہ *	۸۴	۶
۳۵۔ گوجرہ	۷۱	۱۶	۳۶ ربیہ کے	۷۹	۴
۳۷۔ چک ۱۸ بہوڑو	۲۹	۵۳	۳۸۔ راج گڑھ چوبرجی لاہور	۵۷	۲۵
۳۹۔ دھرم پورہ لاہور	۶۰	۲۱	۴۰ بہاولپور	۵۷	۲۱
۴۱۔ نیلا گنبد لاہور	۵۲	۲۶	۴۲۔ محمود آباد اسٹیٹ	۴۹	۲۹
۴۳۔ دوالمیال *	۴۴	۲۹	۴۴۔ ایبٹ آباد	۶۱	۱۲
۴۵۔ دارالرحمت وسطی ربوہ	۶۶	۵	۴۶۔ پرانی انارکلی لاہور	۵۷	۱۲
۴۷۔ حافظ آباد	۴۷	۱۹	۴۸ رسانگل	۴۵	۱۹
۴۹۔ تیج گاؤں	۶۰	۱	۵۰۔ برہمن بڑیہ *	۴۴	۱۶
۵۱۔ احمد نگر مشرقی پاکستان *	۴۱	۱۰	۵۲۔ ناصر آباد اسٹیٹ	۱۴	۲۸
۵۳۔ کوہ مری	۱۶	۲	۵۴ رسانگھو	۱۸	×
۵۵۔ کرتو پنڈودی	۸	×	۵۶۔ ظفر آباد اسٹیٹ دہیہ بوہلکا	*	×
و۔ ایک ہزار سے دو ہزار روپے تک بجٹ والی جماعتیں					
۱۔ چک ۲۱ دم	۱۰۰	۱۰۰	۲۔ دودھن	۱۰۰	۱۰۰ (م)
۳۔ کوٹ فتح خاں	۹۵	۱۰۰	۴۔ سکرود	۹۴	۱۰۰
۵ خوشاب	۱۰۰	۱۰۰	۶ چک ۱۶۶ مراد	۱۰۰	۱۰۰
۷۔ گوٹھ چھال دین	۷۴	۱۰۰ (م)	۸۔ چک ۳۳-۲ ج	۱۰۰	۹۴
۹۔ گوٹھ امام بخش	۸۰	۱۰۰	۱۰۔ چک ۸۸ ج ب بسیانہ	۱۰۰	۹۴
۱۱۔ چھورکا پٹھیاں *	۹۵	۱۰۰	۱۲ گھوگھیاٹ میانی	۸۲	۱۰۰
۱۳۔ گوٹھ حاجی قمرالدین	×	۱۰۰ (م)	۱۴۔ گوجر خاں	۱۰۰	۸۱
۱۵۔ مانسہرہ	۱۰۰	۷۶	۱۶۔ ڈگری گھمن	۱۰۰	۶۵
۱۷۔ بنوں	۹۸	۸۶	۱۸۔ گھٹیالیاں سکول	۹۱	۹۱
۱۹۔ نور نگر فارم	۷۵	۱۰۰	۲۰۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۰۰	۶۷
۲۱۔ دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰۰	۶۱	۲۲۔ پیچ	۹۶	۷۱
۲۳۔ لالہ موسیٰ	۹۸	۶۹	۲۴ مرالہ *	۵۹	۱۰۰
۲۵ چک ۶/۱۱-L	۷۹	۸۰	۲۶۔ سکھر	۱۰۰	۳۹
۲۷۔ چک ۳۰/۱۱-L	۸۲	۷۱	۲۸۔ چک ۹۸ ش	۹۹	۵۲
۲۹۔ چکوال	۱۰۰	۱۵	۳۰۔ ڈگری	۵۳	۹۷
۳۱۔ گھگر منڈی	۹۲	۵۱	۳۲۔ برج ورکس سکھر	۱۰۰	۴۳

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب بقایا دار ہیں ان میں سے ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی ہے جنہوں نے اپنے بقایوں کی ادائیگی کے لئے دفتر سے خط و کتابت کر کے ادائیگی بقایا کے لئے ماہوار اقساط مقرر کروا رکھی ہیں۔ اور مجلس کارپرداز نے ان کی پیش کردہ اقساط کو اس شرط پر منظور کیا ہوا ہے کہ وہ اس کے ساتھ ماہوار حصہ آمد بھی ادا کرتے جائیں گے تاکہ بقایا بڑھنے نہ پائے بلکہ ہر ماہ کم ہوتا جائے بعض احباب مجلس کارپرداز کی ایسی منظوریوں سے پورے طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے ذمہ کے بقایا کو کم سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں اس طرح جہاں ان کے اموال سے سلسلہ کو فائدہ پہنچ رہا ہے وہاں خود ان کے لئے بھی یہ بات خیر و برکت کا موجب ہو رہی ہے کہ وہ اپنے ایک بوجھ کو بتدریج ہلکا کر کے اپنی گزشتہ کوتاہیوں کی تلافی کر رہے ہیں۔

مگر ایک معقول تعداد ایسے اصحاب کی بھی ہے جو باوجود بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط مقرر کروانے کے اپنے عہد سے پوری طرح سبکدوش نہیں ہو رہے! ور ایسے بھی ہیں۔ جن کا بقایا پہلے سے بھی بڑھ گیا ہے وہ یا تو صرف بقایا ادا کر رہے ہیں۔ اور ماہوار حصہ آمد کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے اور یا ماہوار حصہ آمد باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں! ور بقایوں میں مقرر کردہ اقساط باقاعدہ ادا نہیں کر رہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ ان کے ذمہ بقایوں کی رقوم یا تو بدستور کھڑی ہیں۔ یا ان میں اضافہ ہو رہا ہے ان کے علاوہ کچھ دوست ایسے بھی ہیں۔ جو نہ بقایا ادا کر رہے ہیں! ور نہ ماہوار حصہ آمد اگر ان کے جذبات کا لحاظ مدنظر نہ ہوا ور ان کی تشہیر کا خوف نہ ہو تو دل چاہتا ہے کہ ایسے ہر سہ قسم اصحاب کی ماہوار فہرست شائع کر دی جایا کرے۔ کیونکہ اوّل تو انہوں نے برضا و رغبت اپنی آمد کی وصیت کی۔ اور پھر غفلت سے بقایا دار رہے۔ مزید برآں ان بقایا کی ادائیگی کے لئے خود ہی ماہوار اقساط کی صورت پیش کر کے اسے پورا کرنے کی کوشش نہ کی اور اس طرح دوہرے الزام کے نیچے آئے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ وصیت کا قانون حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بنایا ہوا قانون ہے! ور الٰہی حکم کے ماتحت ہے۔ اس کا بقایا کسی صورت میں معاف نہیں ہو سکتا بلکہ چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا دار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخی ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو دوست بقایا دار ہو کر معافی بقایا کے لئے درخواستیں کرتے ہیں ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی درخواستیں قابل منظوری نہیں ہیں! ور صدر انجمن احمدیہ اور حضرت خلیفہ وقت ان کے ذمہ کے بقایا کو معاف نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ان چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں جو انجمن نے یا خلیفہ وقت نے مقرر کئے تھے۔ بلکہ وہ اس چندہ کے بقایا دار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمایا! ور جس کی باقاعدہ ادائیگی کا عہد انہوں نے خود اللہ تعالیٰ سے وصیت لکھتے وقت کیا تھا۔

پس حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کو بہت زیادہ ہوشیار اور بیدار ہونے اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے بقایوں کو صاف اور بیباک کرنے کی باقاعدگی کے ساتھ کوشش کرتے رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کی انیس سالہ کتاب چھپ رہی ہے

نصرت آرٹ پریس کے کارکنان اور اس کے مینیجر مولوی محمد احمد صاحب جلیل پوری تندہی سے مصروف عمل ہیں کہ

سابقون الاولون کی انیس سالہ کتاب جلسہ سالانہ سے پہلے منصہ ظہور میں آجائے اس لئے وہ احباب جو بقایا دار ہیں۔ اگر ان کا بقایا ایام طباعت میں مرکز میں آگیا تو دفتر کوشش کرے گا کہ ان کا نام بھی فہرست کے آخر میں شائع ہو جائے۔

(برکت علی خاں سابق وکیل المال تحریک جدید)

م - سے در گنے نگینے ہو جائیں"

نوٹ:- فارم برائے تکمیل جماعتوں میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر جلد از جلد وعدہ جات حاصل کر کے مرکز کو مطلع فرما دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

تحریک جدید کی غرض و غایت اور اسکی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال ۲۵ کا اعلان بموقعہ اجتماع انصار اللہ بتاریخ ۲۵/۱۰ فرما دیا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہم خوشی اور بشاشت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے لئے آگے بڑھیں اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر اسلام کی اشاعت کے لئے اپنے وعدہ جات لکھوائیں۔ یہ الٰہی تحریک ہے۔ اس پر لبیک کہنا اور عملاً اس میں حصہ لینا اور لیتے جانا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا اور اس کی رضا و قرب کو حاصل کرنا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

الٰہی تحریک "بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے جماعت کے سامنے پیش کر دی۔ پس میری تحریک خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"۔

پھر اس تحریک کی تعریف میں آپ فرماتے ہیں:

تحریک جدید کی تعریف "تحریک جدید درحقیقت نام ہے اس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے"

تحریک جدید نام ہے اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی تمدن اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔

تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے"۔

حضور فرماتے ہیں:-

تحریک جدید کے اجراء کی غرض "ہماری دلچسپی صرف اس میں ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ پھیل جاوے اور پھر اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے جس طرح کہ وہ قدیم ایام میں غالب تھا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور اسی کام کے لئے تحریک جدید کو جاری کیا گیا ہے۔ اور یہی کام ہر مسلمان پر واجب قرار دیا گیا ہے"۔ (خطبہ جمعہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۵۳ء)

اس تحریک میں حصہ لینا آپ نے ہر فرد کے لئے ضروری قرار دیا۔ چنانچہ فرمایا:-

ہر فرد کی شمولیت کی ضرورت "یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بیکار ہے" (خطبہ جمعہ ۱۳ر نومبر ۱۹۵۳ء)

وعدہ جات کے حصول کی ذمہ داری حضرت اقدس کے ان ارشادات کی روشنی میں اب جہاں ہر احمدی مرد و عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ وہاں جماعتوں کے عہدیداروں کا بھی فرض ہے کہ وہ احباب جماعت سے وعدہ جات اور ان کی وصولیوں کا خاطر خواہ انتظام کر کے رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔

حضور فرماتے ہیں:-

"ہر احمدی فرد ہر سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اور بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ (i) وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔ (ii) ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔ (iii) پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے"۔

صدقہ جاریہ فرماتے ہیں:- "اگر تم سمجھتے ہو کہ جنت کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے۔ تو اس کا فضل اسی صورت میں حاصل ہو سکتا کہ تم تحریک جدید میں حصہ لو۔ تحریک جدید ایک مستقل صدقہ جاریہ ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی۔ اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے"۔

دفتر دوم کے متعلق ہدایات دفتر دوم میں حصہ لینے والے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:- "اگرچہ ہمارے نوجوان تنخواہوں کے لحاظ سے پہلوں سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ لیکن ان کے تحریک جدید کے وعدے کم ہیں اور وصولی اور بھی کم ہے۔ اگر جماعت کے افراد اپنے فرائض کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موجودہ تحریک جسے دفتر دوم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچ جاتی۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر مرد۔ عورت۔ جوان بوڑھے سے وعدے لئے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ تحریک جدید کے وعدے موجودہ وعدوں

پاکستان کے نئے وزراء

جنرل محمد ایوب خاں

جنرل محمد ایوب خاں (صدر)

آپ نے علی گڑھ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد رائل ملٹری کالج سنڈہرسٹ میں فوجی تربیت حاصل کی اور ۱۹۲۸ء میں کمیشن حاصل کیا۔ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں آپ نے برما کے محاذ پر شاندار خدمات انجام دیں۔ آپ دوسری جنگ سے پہلے اور بعد میں بٹالین کے کمانڈر رہے۔ اس وقت یہ عہدہ بہت کم غیر برطانوی افسروں کے حصہ میں آتا تھا۔ ۱۹۴۷ء میں آپ کو سروسز سلیکشن بورڈ کا صدر مقرر کیا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ کو بریگیڈیر بنا دیا گیا۔ اور انہیں وزیرستان میں متعین بریگیڈ کی کمان دی گئی۔ لیکن جب حکومت پاکستان نے عام پالیسی کے ماتحت وزیرستان سے فوج ہٹائی تو آپ کو مشرقی پاکستان میں مقیم افواج کا کمانڈر مقرر کیا گیا۔ ۱۹۴۸ء میں آپ کو میجر جنرل کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی۔ ۱۹۵۰ء میں آپ کو پاکستانی فوج کا ایڈجوٹنٹ جنرل مقرر کیا گیا۔ ۱۷ جنوری ۱۹۵۱ء کو آپ پاکستانی فوج کے پہلے پاکستانی کمانڈر انچیف مقرر ہوئے۔ آپ نے یہ عہدہ سنبھالنے کے بعد پاکستانی فوج کو مضبوط بنا دیا ہے۔ مارشل لا کے نفاذ کے بعد آپ کو پاکستان کی بری بحری اور فضائی افواج کا سپریم کمانڈر مقرر کیا گیا۔

لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں

جنرل محمد اعظم خاں نے ابتدائی تعلیم ڈیرہ دون کے فوجی کالج میں حاصل کی۔ جہاں سے وہ برطانیہ کی فوجی اکاڈمی سینڈہرسٹ میں اعلیٰ تعلیم کے لئے گئے۔ انہوں نے ۱۹۲۹ء میں کمیشن حاصل کیا اور انہیں ایک سال کے لئے رائل فل برج سے وابستہ کیا گیا۔ جنرل اعظم خاں نے ۱۹ حیدرآباد رجمنٹ کی چوتھی بٹالین میں ۱۱ سال تک خدمات سرانجام دیں۔ دوسری جنگ عظیم میں وہ اراکان میں متعینہ ... کے سٹاف افسر مقرر کئے گئے۔ اور انہوں نے ایک سال سے زیادہ عرصہ تک جاپانیوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔ اس کے بعد انہوں نے مشترکہ مہم کے لئے فوجیوں کی تربیت کے لئے دوسرا اور جزیرہ نما میں خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے سٹاف کالج میں بھی کورس مکمل کیا۔ حصول آزادی کے بعد جنرل محمد اعظم خاں اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل کی حیثیت سے کام کر رہے تھے ۱۹۴۸ء میں انہیں ایک بریگیڈ کی کمان تفویض کی گئی۔ اس سے پہلے وہ کچھ عرصہ تک نائب کی حیثیت سے کام کرتے رہے تھے

. . . .

. . . .

. . . . . ۱۹۵۰ء میں وہ میجر جنرل بنائے گئے اور ایک ڈویژن کی کمان انہیں تفویض کی گئی۔ انہوں نے ۱۹۵۰ء میں پنجاب کے سیلاب اور ۱۹۵۳ء میں لاہور کے فسادات میں جو نمایاں خدمات سرانجام دیں ملک کے ہر مکتبہ خیال کے لوگوں نے انہیں بےحد سراہا۔ انہیں ستمبر ۱۹۵۰ء میں موجودہ عہدہ پر ترقی دی گئی تھی۔

مسٹر منظور قادر

مسٹر منظور قادر بار ایٹ لا جنہیں نئی کابینہ میں وزیر خارجہ نامزد کیا گیا ہے۔ وہ ۱۹۱۳ء میں لاہور میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ سر عبدالقادر مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم ایم بی ہائی سکول منٹگمری، سنٹرل ماڈل ہائی سکول اور اسلامیہ ہائی سکول میں حاصل کی۔ انٹرمیڈیٹ میں حاصل کی گورنمنٹ کالج لاہور میں وہ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۲ء تک اور پھر کیمبرج کالج کیمبرج میں ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۵ء تک زیر تعلیم رہے ۔ انگلستان سے بار ایٹ لا ہونے کے بعد وہ لاہور ہائیکورٹ میں بطور ایڈووکیٹ ۱۹۳۷ء ہو گئے اور جب سے وہ ہائیکورٹ اور پاکستان سپریم کورٹ میں پیش ہوتے رہے ہیں وہ ویسٹ پاکستان بار کونسل کے صدر بھی ہیں ان کا دلچسپ مشغلہ پہاڑی علاقوں میں پیدل سیر و سیاحت ہے

حبیب الرحمن

مسٹر حبیب الرحمن اس وقت برسلز (بلجیم) میں پاکستان کے سفیر ہیں وہ اس سے پہلے اٹلی اور آسٹریلیا میں بھی پاکستان کے سفیر رہ چکے ہیں وہ مشرقی پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور سفیر بننے سے پہلے ایک ممتاز سیاستدان تھے۔

مسٹر ایف ایم خان

مسٹر فتح محمد خاں، جنہیں صدر پاکستان نے وزیر مواصلات مقرر کیا ہے۔ اپنے نئے عہدے کی تمام تر ذمہ داریاں بطریق احسن سرانجام دے سکتے ہیں۔ کیونکہ اس سلسلہ میں ان کا کافی تجربہ ہے۔

مسٹر فتح محمد خاں نے انڈین سٹیٹ ریلویز سروس میں ۱۹۱۳ء میں شرکت کی۔ اس وقت آپ اسسٹنٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ تھے۔ ۱۹۲۲ء میں آپ لنڈن کے سکول آف اکنامکس میں حصول تعلیم کی غرض سے گئے تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک مقصد یہ بھی تھا کہ آپ برطانوی ریلویز کے مسئلوں کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ۱۹۲۶ء میں آپ دوبارہ انگلستان گئے اور لنڈن اور نارتھ ویسٹرن ریلوے میں ریلوے پبلسٹی کا مطالعہ کیا۔ واپسی پر آپ کو گورنمنٹ آف انڈیا ریلوے بورڈ کے سنٹرل پبلسٹی بیورو میں بحیثیت چیف پبلسٹی افسر متعین کیا گیا۔ بعد ازاں آپ ریلوے پبلسٹی کے ممبر مقرر کر دیئے گئے۔ علاوہ ازیں نارتھ ویسٹرن ریلوے میں آپ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (سینئر) کے عہدوں پر کام کرتے رہے ۱۹۴۵ء میں آپ کو ریلوے بورڈ میں ڈائریکٹر آف ٹریفک مقرر کر دیا گیا۔ تشکیل پاکستان کے وقت مسٹر فتح محمد خاں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پہلے جنرل منیجر ہوئے اور اس عہدے پر ۲۰ جنوری ۱۹۵۰ء تک متعین رہے بعد ازاں آپ کو ڈائرکٹر جنرل آف ریلویز مقرر کر دیا گیا۔

ریلوے سروسز سے مسٹر فتح محمد خاں یکم جولائی ۱۹۵۳ء کو ریٹائر کر دیئے گئے مگر ۲۰ جولائی ۱۹۵۵ء کو پھر آپ کو کراچی پورٹ ٹرسٹ کا چیئرمین مقرر کر دیا گیا۔ اور اس عہدے پر ۲۵ جون ۵۶ء تک متمکن رہے۔ پھر اسی ماہ آپ کو چیف الیکشن کمشنر مقرر کر دیا گیا (باقی)

متروکہ املاک کے قابضین کو ایک ماہ کے اندر تفصیلات فراہم کرنیکا حکم

مہاجرین دعویداروں کو جلد از جلد معاوضہ ادا کرنے کے سلسلہ میں مرکزی حکومت نے ایک ماہ کے اندر متروکہ املاک کی تفصیلات حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایسے تمام افراد جن کے قبضہ، نگرانی یا انتظام میں کوئی متروکہ جائیداد ہو۔ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تیس دن کے اندر متعلقہ ضلع کے نائب کمشنر بحالیات کو مجوزہ فارم پر اس جائداد کی تفصیل فراہم کریں۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والے کو تین سال قید اور جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ فارم کا نمونہ حسب ذیل ہے:۔

بخدمت ڈپٹی ری ہیبلیٹیشن کمشنر ضلع

نام . . . . باپ کا نام . . . .

پیشہ . . . . ڈاک کا پتہ . . . .

مقبوضہ متروکہ جائیداد کی تفصیلات بمع تاریخ قبضہ . . . .

(i) مکان یا مکانات بمع پتہ . . . . (ii) دوکان یا دوکانیں بمع پتہ . . . . .

(iii) صنعتیں اور دوسرے سینما۔ پرنٹنگ پریس، فیکٹریز، ہوٹل وغیرہ بمع پتہ اور دیگر تفصیلات۔

(iv) آیا کوئی مستقل تعمیر کرائی گئی ہے۔ اور اگر کرائی گئی ہے تو کس تاریخ کو اور کس کی اجازت سے۔

(v) شہری زرعی اراضی اور باغات مع محل وقوع اور تفصیلات۔

(vi) دیہی زرعی اراضی اور باغات (بشمول چھپی ہوئی اراضی اگر کوئی ہو؟)

(۵) کیا مندرجہ بالا قسم کی املاک پر کسی ذمہ دار حاکم کے آرڈر پر الاٹمنٹ کے ذریعہ قبضہ کیا گیا ہے۔ الاٹمنٹ آرڈر کا نمبر اور تاریخ اور حاکم کا نام بھی لکھا جائے

(۶) کرایہ یا دوسرے بقایا جات ادا کر دیئے گئے ہیں یا واجب الادا ہیں۔

(۷) قابض اشخاص یا دعویدار مہاجر ہے یا مقامی؟

(۸) دعویدار ہونے کی صورت میں (ا) جس رقم کا دعویٰ کیا ہو (ب) توثیق شدہ رقم۔

(۹) دوسری متعلقہ معلومات۔

میں حلفاً اعلان کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا فراہم کردہ میری معلومات میرے بہترین علم اور یقین کے مطابق درست ہیں۔ اور اس متروکہ جائیداد کے علاوہ میرے قبضہ میں کوئی اور متروکہ جائیداد نہیں۔

دستخط . . . .

تاریخ و مقام . . . .

مطلوبہ اطلاع محولہ بالا فارم میں اندراج کر کے اپنے ضلع کے ڈپٹی ری ہیبلیٹیشن کمشنر کو ذاتی طور پر یا بذریعہ رجسٹری بمع اکنالجمنٹ بھیجی جائے۔ اگر کوئی شخص مطلوبہ اطلاع فراہم کرنے میں ناکام رہا۔ تو اسے تین سال تک قید با مشقت یا جرمانہ یا دونوں سزائیں متروکہ املاک ایڈمنسٹریشن کے قانون مجریہ ۱۹۵۷ء کے تحت دی جائیں گی۔

اُردو دان اطالوی پروفیسر بارطولینی کی ربوہ میں آمد

(بقیہ صفحہ اول)

کے عرصہ میں مَیں ٹوٹی پھوٹی اُردو بولنے اور اسی طرح کچھ پڑھنے کے قابل ہوگیا۔ ڈیڑھ سال کے بعد حسنِ اتفاق سے مجھے اُردو کی پہلی کتاب ملی۔ جسے مَیں نے بہت ہی شوق اور دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ اسی دوران میں مَیں نے ہندی کی بھی کچھ شُدبُدھ حاصل کی۔ اٹالیہ واپس لوٹنے کے بعد چھ سات سال تک مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جس سے مَیں اس زبان میں بات کر سکتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ساری مشق جاتی رہی اور مَیں دل ہی دل میں کڑھنے لگا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ میلان یونیورسٹی کے ایک مدرسہ میں ہندی کی ایک کلاس جاری ہوئی۔ جونہی مجھے معلوم ہوا مَیں نے اس میں داخلہ لے کر سند حاصل کی۔ مَیں نے وہاں تجویز پیش کی کہ کیوں نہ مدرسہ میں اُردو کی کلاس بھی جاری کر دی جائے۔ میری یہ تجویز منظور کر لی گئی۔ اور مجھے ہی وہاں پڑھانے پر مقرر کر دیا گیا۔ سو اب مَیں میلان یونیورسٹی میں اردو کا پروفیسر ہوں۔ تقریر کے بعد سوالات کا بھی موقع دیا گیا۔ پروفیسر صاحب موصوف نے نہ صرف سوالات کے جواب دیئے۔ بلکہ آپ نے ایک اطالوی نظم سنائی۔ اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا جو بہت پسند کیا گیا۔

بعد میں ایک ملاقات کے دوران پروفیسر بارطولینی نے ازراہِ تفنن بتایا۔ جب مَیں نے میلان یونیورسٹی میں پڑھانا شروع کیا تو مجھے بعض اوقات گھر پر آٹھ آٹھ اور دس دس گھنٹے تک اردو کی مشق کرنی پڑتی تھی اور اردو کتب کے مطالعہ میں غرق رہنا پڑتا تھا۔ اس پر میری بیوی مجھ سے ناراض ہوگئی اور مجھ سے کہنے لگی۔ تمہاری بیوی مَیں ہوں یا اردو تمہاری بیوی ہے۔

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات

پروفیسر بارطولینی نے ربوہ کے ادارہ جات دیکھنے کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بعد میں آپ نے ایک ملاقات میں بتایا کہ مجھے حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے بے حد خوشی ہوئی ہے مَیں آپ کا ازحد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے علالتِ طبع اور مصروفیت کے باوجود ملاقات کا وقت دیا اور مجھے اپنے قیمتی خیالات سے مستفید ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ ربوہ کی تعمیر اور اس کے ادارہ جات کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر بارطولینی نے کہا۔ جماعت احمدیہ کی [illegible] اپنی کوشش سے ایک چٹیل اور بے آب و گیاہ میدان کا چند ہی سال کے اندر اندر ایک ایسے شہر میں تبدیل ہو جانا کہ جس میں کالج سکول اور جو تبلیغی ادارہ جات سب ہی موجود ہیں ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔ یہ کام وہی لوگ سرانجام دے سکتے ہیں جن میں مشنری سپرٹ کارفرما ہو۔ نیز مزید کہا۔ مَیں نے یہاں لوگوں میں وہی جذبہ اور وہی ایمان کارفرما دیکھا ہے جو مسیح (علیہ السلام) کے ابتدائی حواریوں میں موجزن تھا۔ آپ نے ربوہ کے تعلیمی اداروں میں سے خاص طور پر جامعہ احمدیہ کا ذکر کیا جہاں پاکستانی طلبہ کے علاوہ خاصی تعداد میں غیر ملکی طلبہ بھی علم دین حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے کہا مَیں نے پاکستان کے کسی کالج یا یونیورسٹی میں اتنی تعداد میں غیر ملکی طلبہ نہیں دیکھے جتنی تعداد میں یہاں ربوہ میں موجود ہیں۔ اور پھر وہ دینی علم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ سب باتیں میرے لئے نئی ہیں اور دلچسپی کو بڑھانے والی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا میں ایک ہمیشہ ہمیشہ قائم رہنے والی یاد یہاں سے لیکر واپس لوٹوں گا۔

پروفیسر بارطولینی دو بجے دوپہر کے بعد لاہور واپس تشریف لے گئے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۱/۹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے خطبہ مسنونہ کے بعد ازراہ مہربانی ثریا بیگم عزیزہ صاحبہ بنت مکرم میاں عزیز الدین صاحب مرحوم ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور حال رام گڑھ لاہور کا نکاح ہمراہ مظفر مبارک صاحب ولد ڈاکٹر بشیر احمد خاں صاحب انچارج ویٹرنری ہسپتال چک $\frac{۱۲۸}{R.B}$ ضلع لائل پور سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ پڑھا۔ احباب اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد شریف اشرف ۔ ربوہ)

ششماہی کارگذاری

(بقیہ صفحہ ۵)

۳۳ - سیرٹیانی ٭	۸۲	۵۵	۳۴ - نصرت آباد اسٹیٹ	۱۰۰	۲۰
۳۵ - کھیوڑہ	۹۴	۳۵	۳۶ - ڈہرڑی منڈی	۵۸	۷۰
۳۷ - پتوکی منڈی	۸۴	۴۳	۳۸ - دارالبرکات ربوہ	۱۰۰	۲۳
۳۹ - ننکانہ صاحب	۷۱	۵۱	۴۰ - گھٹیالیاں شہر	۵۱	۶۸
۴۱ - کریم نگر فارم	۵۰	۶۲	۴۲ - بھیرہ	۸۳	۲۲
۴۳ - گھنوکے ججہ	۱۰	×	۴۴ - شیخ پور ٭	۷۸	۲۲
۴۵ - نبی سر روڈ	۵۶	۴۴	۴۶ - رسالپور	۶۰	۲۸
۴۷ - ظفرآباد دیہہ لاجنی	۴۱	۵۷	۴۸ - روہڑی	۹۳	۴
۴۹ - [illegible]	۶۲	۳۵	۵۰ - محمود آباد جہلم	۶۳	۳۳
۵۱ - بہاول نگر	۷۳	۳۱	۵۲ - میرپور آزاد کشمیر ٭	۶۰	۳۰
۵۳ - چونڈہ	۵۰	۳۹	۵۴ - کھاریاں	۵۵	۳۲
۵۵ - بہلول پور (سیالکوٹ)	۷۵	۱۰	۵۶ - چک ۹۹ ش	۸۳	×
۵۷ - چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال	۴۷	۳۳	۵۸ - منڈی بورے والا	۵۱	۲۸
۵۹ - خانیوال	۵۷	۲۲	۶۰ - داؤد خیل ٭	۶۵	۱۳
۶۱ - شاہدرہ لاہور	۷۲	۴	۶۲ - مانگٹ اونچے	۷۶	×
۶۳ - باغبانپورہ لاہور	۷۰	×	۶۴ - کوٹلی	۵۱	۱۸
۶۵ - چک ۱۶۹ مراد	۶۸	×	۶۶ - فورٹ سنڈیمن	۳۹	۲۸
۶۷ - چک ۱۲۷ R-B بہلول پور	۳۶	۳۰	۶۸ - چک ۳۳ دھاروال ٭	۲۸	۳۷
۶۹ - چک ۱۳۰ کوٹ فرزند علی ٭	۹	۵۵	۷۰ - قلعہ صوبا سنگھ ٭	۶۵	×
۷۱ - احمد نگر متصل ربوہ	۵۲	۱۰	۷۲ - دھیر کے کلاں	۵۸	۴
۷۳ - بیراج کالونی	۶۰	×	۷۴ - ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵۹	×
۷۵ - موسے والا	۹۴	۸	۷۶ - کوٹ مومن	۳۴	۱۶
۷۷ - چوہڑکانہ	۳۱	۱۹	۷۸ - بگوٹہ ننھے خاں	۴۶	×
۷۹ - احمد آباد اسٹیٹ	۴۲	×	۸۰ - صادق آباد ٭	۴۰	×
۸۱ - بدگوہ	۲۵	۱۱	۸۲ - چک ۲۶۷ R-B گوکھووال	۴۷	۸
۸۳ - چک ۱۶۸ منگلہ	۱۶	۱۶	۸۴ - دانہ زیدکا ٭	۲۶	×
۸۵ - چک ۱۴۱ 10-R جہانیاں	۱۴	۷	۸۶ - ڈھرگ ٭	۲۱	×
۸۷ - چک ۷۱ ج	۳	۱۰	۸۸ - چک ۵۶۵ گ ب	۱۲	×
۸۹ - نارنگ منڈی	۹	×	۹۰ - علی پور (مظفر گڑھ) ٭	۶	×
۹۱ - نارووال	۵	۱	۹۲ - میمن سنگھ ٭	۴	×
۹۳ - جوڑہ ٭	×	×	۹۴ - اوڈاہجا گوبٹی	×	×
۹۵ - رنگ پور ٭	×	×	—		

قائد خدام الاحمدیہ کا انتخاب

آج بروز پیر مورخہ ۱۰ رنومبر بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں قائد خدام الاحمدیہ ربوہ کا انتخاب ہوگا۔ اس اجلاس میں جملہ اراکین کی شمولیت ضروری ہے۔ خدام نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا کریں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

سمگل شدہ گھڑیاں پکڑی گئیں :۔ ملتان ۱۰ رنومبر۔ مارشل لاء اور محکمہ کسٹم کے حکام نے ایک سو اسی سمگل کی ہوئی گھڑیاں جن کی مالیت سات ہزار دو سو روپے سے زائد بنتی ہے برآمد کر لی ہیں۔ یہ گھڑیاں دو مقامی بیوپاریوں کی دوکانوں اور گھروں سے برآمد ہوئی ہیں۔ جنہیں گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔